عورت کا پازیب یا گھنگرو پہننا کیسا ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر:43

تاریخ اجراء: 04ذوالحجۃ الحرام1442ھ15جولائی2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ عورت کا پاؤں میں پازیب یا گھنگرو پہننا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پازیب پاؤں میں پہنے جانے والے گھنگرو سے خالی یا چھوٹے چھوٹے گھنگروؤں پر مشتمل زیور کو کہتے ہیں، جبکہ **گھنگرو** ویسے تو تقریباً مٹر کے برابر دھات سے بنے ہوئے ایسے خول کو کہتے ہیں، جس میں دھات کا دانہ ہوتا ہے، جو ہلنے سے بجتا ہے، البتہ پاؤں میں پہننے کے لئے کئی گھنگروؤں کو دھاگے یا چمڑے وغیرہ پر فٹ کر دیا جاتا ہے، انہیں بھی ''گھنگرو'' کہتے ہیں اور ان کے پہننے کا مقصد آواز کا حصول ہوتا ہے اور انہیں عموماً ناچنے گانے والے استعمال کرتے ہیں۔ (ماخوذ از اردو لغت و فیروز اللغات، وغیرہ)

اس تفصیل کے بعد **پازیب** کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر عورت پازیب پہن کر شوہر اور محارم کے علاوہ کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر کرے یا اس طرح استعمال کرے کہ ان کی جھنکار (آواز) غیر مرد تک پہنچے، تو یہ ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ عورت کے لئے اپنے مواضعِ زینت کسی اجنبی مرد کے سامنے ظاہر کرنا، یونہی زیور کی آواز غیر تک پہنچانا حرام ہے۔ ہاں شوہر یا محارم کے سامنے پازیب پہن سکتی ہے، لیکن جائز جگہ پازیب پہننے میں بھی ضروری ہے کہ ایسا پازیب نہ ہو جو فاسقہ عورتوں سے مشابہت پیدا کر دے۔

اور رہا فقط **گھنگرو پہننے کا معاملہ**، تو ایسے گھنگرو جو عام طور پر ناچ گانے والے ہی پہنتے ہوں اور وہ فاسقات کی پہچان ہوں، تو ان سے مشابہت کی وجہ سے عورت کا ایسے گھنگرو پہننا بالکل ناجائز ہے، خواہ اپنے شوہر یا محارم کے سامنے ہی پہنے۔

عورت کا بجنے والا زیور پہن کر غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا یا اس طرح استعمال کرنا کہ آواز ان تک پہنچے، یہ ناجائز ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن﴾ ترجمہ: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔'' (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ''یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے، اسی لئے چاہئے کہ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں''۔ (تفسیرِ صراط الجنان، جلد 6، صفحہ 623، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور ایسی عورت کے متعلق متعدد وعیدات ہیں۔ چنانچہ کنز العمال میں ہے: ''ان اللہ تعالی یبغض صوت الخلخال کما یبغض الغناء ویعاقب صاحبہ کما یعاقب الزامر ولا تلبس خلخالا ذات صوت الا ملعونۃ'' ترجمہ: اللہ عزوجل پازیب کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے، جیسے گانے کی آواز کو ناپسند فرماتا ہے اور اس کے پہننے والی کا حشر ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا اور آواز والی پازیب تو صرف ملعونہ عورت پہنتی ہے''۔ (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 393، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: ''قد قال علیہ السلام: ان اللہ لا یستجیب دعاء قوم یلبسون الخلخال نساءھم'' ترجمہ: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا، جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ (تفسیراتِ احمدیہ، صفحہ 565، مطبوعہ کراچی)

گھنگرو پہننے کے متعلق سنن ابی داؤد میں ہے: ''ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفي رجلھا اجراس، فقطعھا عمر، ثم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان مع کل جرس شیطانا'' ترجمہ: ایک لونڈی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائی، اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، جلد 2، صفحہ 229، مطبوعہ لاھور)

مسند امام احمد میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''الجرس مزمار الشیطان'' ترجمہ: گھنگرو شیطان کا باجا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، جلد 14، صفحہ 338، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

عورت کے لئے اجنبی کے سامنے اپنا سنگھار ظاہر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھِن او اٰبآئھِن او اٰبآء بعولتھِن او ابنآئھِن او ابنآء بعولتھِن او اخوانھِن او بنی اخوانھِن او بنی اخوٰتھِن ۔۔الخ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے۔۔الخ"۔ (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

سننِ ابوداؤد میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس خصلتیں ناپسند فرماتے تھے، ان میں سے ایک خصلت "التبرج بالزینۃ لغیر محلھا" یعنی اپنی زینت غیر محل پر ظاہر کرنا" بھی ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الخاتم، جلد 4، صفحہ 89، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "**یعنی عورت کا اپنی زینت نامحرم مردوں پر ظاہر کرنا حرام ہے۔**" (مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 134، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "عورت اگر نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی **یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو** یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چمکے، **تو یہ بالاجماع حرام** اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 6، صفحہ 509 تا 510، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

آواز والا زیور عورت کب پہن سکتی ہے، اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: "بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو، نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن۔۔ الاٰیۃ﴾ ترجمہ: "عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں"۔ اور فرماتا ہے: ﴿ولا یضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھن﴾ ترجمہ: عورتیں پاؤں دھمک کر نہ رکھے کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔"

فائدہ: یہ آیہ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے، یونہی جب آواز نہ پہنچے، اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے، کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا، نہ کہ پہننے کو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 128، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

فساق وفجار سے مشابہت کے متعلق اسی میں ہے: "(لباس وغیرہ کوئی چیز پہننے میں دیگر امور کے ساتھ) یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ عورتوں یا بدوضع آوارہ فاسقوں کی مشابہت نہ پیدا ہو، مثلاً مرد کو چولی دامن میں گوٹا پٹھا، ٹانکنا مکروہ ہوگا، اگر

چہ چار انگلی سے زیادہ نہ ہو کہ وضع خاص فساق بلکہ زنانوں کی ہے۔ علماء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص فاسقانہ وضع کے کپڑے یا جوتے سلوائے (جیسے ہمارے زمانے میں نیچری وردی)، تو درزی اور موچی کو ان کا سینا مکروہ ہے، کہ یہ معصیت پر اعانت ہے، اس سے ثابت ہوا کہ فاسقانہ تراش کے کپڑے یا جوتے پہننا گناہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 137، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرمایا: "جو بات کفار یا بد مذہباں اشرار یا فساق فجار کا شعار ہو، بغیر کسی حاجتِ صحیحہ شرعیہ کے برغبت نفس اس کا اختیار ممنوع و ناجائز و گناہ ہے، اگرچہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اس وجہ خاص میں ضرور ان سے تشبہ ہوگا، اسی قدر منع کو کافی ہے، اگرچہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 535 تا 536، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net